ہمارے ہاں ہر 75 میں 1 بچہ ذہنی معذوری کا شکار ہے

ماہرین نے ذہنی معذور بچوں کی بحالی کے لیے ’ہمدرد‘ کے اقدامات کو سراہا

(سلمان احمد قریشی)

ہمدرد فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ’ذہنی معذوری کا تدارک اور بحالی‘ کے موضوع پر ایک روزہ قومی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس میں ماہرین نے ذہنی معذوری کے اسباب، تدارک اور بحالی کے جدید طریقوں پر تفصیلی گفتگو کی۔ شرکا نے ہمدرد فاؤنڈیشن کے ’ذہنی معذور بچوں کی بحالی‘ کے منصوبے کو سراہا اور اسے ملک کے دیگر حصوں میں دہرانے کی تجویز دی۔

کانفرنس کی صدارت ڈاکٹر نگہت شاہین نے کی۔ ان کے مطابق پاکستان میں ہر 75 میں 1 بچہ ذہنی معذوری کا شکار ہے جو ایک تشویشناک شرح ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ زچگی کے دوران آکسیجن کی کمی، وزن کی کمی اور خاندان میں قریبی رشتوں میں شادی اس کے بڑے اسباب ہیں۔ ’ہمدرد‘ کے ادارے نے ان اسباب کے تدارک کے لیے ماؤں کی تربیت، اسکریننگ اور ابتدائی بحالی کے مراکز قائم کیے ہیں جو اب تک ہزاروں بچوں تک پہنچ چکے ہیں۔

ڈاکٹر نگہت شاہین نے بتایا کہ ’ہمدرد‘ کے مراکز میں بچوں کی ذہنی صلاحیت کے مطابق ان کی تربیت کی جاتی ہے۔ ان میں بولنے، سننے، لکھنے اور روزمرہ کام کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ ان کے مطابق ان مراکز میں تربیت پانے والے بچوں میں سے 62 فیصد اسکول جانے کے قابل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’ہم چاہتے ہیں کہ یہ بچے معاشرے کا بوجھ نہ بنیں بلکہ اپنی صلاحیت کے مطابق اس میں حصہ لیں۔‘

ماہر نفسیات ڈاکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ذہنی معذور بچوں کی بحالی میں والدین کا کردار سب سے اہم ہے۔ ان کے مطابق اگر والدین کو شروع میں ہی بچے کی معذوری کا علم ہو جائے اور وہ اسے چھپانے کے بجائے اس کا علاج کرائیں تو نتائج بہتر ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’ہمدرد‘ کے مراکز میں والدین کی کاؤنسلنگ کا جو نظام ہے وہ بہت کارآمد ہے۔ ان کے مطابق ماں باپ کو یہ سکھانا ضروری ہے کہ وہ بچے کو شرم کا باعث نہ سمجھیں۔

کانفرنس میں ماہرین نے تجویز دی کہ ’ہمدرد‘ کے مراکز کو دیہی علاقوں میں بھی پھیلایا جائے۔ ڈاکٹر نگہت شاہین نے کہا کہ ’ہمدرد‘ کے مراکز میں اب تک 1 ہزار 2 سو بچے داخل ہو چکے ہیں۔ ان کے مطابق ان میں سے 5 سو بچے مکمل طور پر بحالی کے مراحل طے کر چکے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ’ہم چاہتے ہیں کہ یہ بچے معاشرے کا حصہ بنیں اور اپنی روزی کما سکیں۔‘

کانفرنس کے شرکا نے ’ہمدرد‘ کے منصوبے کو سراہا اور کہا کہ یہ منصوبہ ملک کے دیگر حصوں میں دہرایا جانا چاہیے۔ شرکا نے تجویز دی کہ ’ہمدرد‘ کے مراکز کو سرکاری اسکولوں کے ساتھ منسلک کیا جائے تاکہ بچوں کی شناخت اور بحالی کا عمل آسان ہو سکے۔ ڈاکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ’ہمدرد‘ کے مراکز میں داخلے کی فیس بہت کم ہے اور غریب والدین کو اس میں رعایت دی جاتی ہے۔

کانفرنس کے اختتام پر ’ہمدرد‘ کے نمائندوں نے بتایا کہ ادارہ اگلے سال ایسی ہی کانفرنس کراچی میں کرے گا جس میں ملک کے دیگر حصوں سے ماہرین کو مدعو کیا جائے گا۔ ’ہمدرد‘ کے ترجمان کے مطابق ادارہ ذہنی معذوری کے شکار بچوں کے لیے ایک ہیلپ لائن بھی قائم کرنے جا رہا ہے جو 0800-12345 نمبر پر کام کرے گی۔ ان کے مطابق یہ ہیلپ لائن والدین کو مشورے اور قریبی مراکز کی معلومات فراہم کرے گی۔

’ہمدرد‘ کے مراکز میں 70 فیصد بچے بحالی کے مراحل طے کر چکے ہیں

(ادارہ تعلیم و تربیت ’ہمدرد‘ کے زیر اہتمام ’ذہنی معذوری کا تدارک اور بحالی‘ کے موضوع پر کانفرنس کا منظر)

کانفرنس کے دوران ماہرین نے ذہنی معذوری کے اسباب پر تفصیلی گفتگو کی۔ ڈاکٹر نگہت شاہین نے بتایا کہ زچگی کے دوران آکسیجن کی کمی، وزن کی کمی اور خاندان میں قریبی رشتوں میں شادی اس کے بڑے اسباب ہیں۔ ان کے مطابق ’ہمدرد‘ کے مراکز میں زچگی کے دوران ماؤں کی تربیت، اسکریننگ اور ابتدائی بحالی کے مراکز قائم کیے ہیں جو اب تک ہزاروں بچوں تک پہنچ چکے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ’ہم چاہتے ہیں کہ یہ بچے معاشرے کا بوجھ نہ بنیں بلکہ اپنی صلاحیت کے مطابق اس میں حصہ لیں۔‘